Name: Attia Altaf
Subject: Islamic study.

سوال نمبر 1

قرآنی ہدایات برائے "اچھا طرزِ حکمرانی" بیان کریں۔
ان پر عمل کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

تعارف:-

جمہوریت کا درس اگر چاہتے ہیں آپ
کوئی بھی سایہ دار شجر دیکھ لیجئے
(عاجز ماکوی)

اسلامی اصول ایک جامع نظام مہیا کرتے ہیں۔ چونکہ ان میں اخلاقی اور روحانی دونوں حیات کا احاطہ کرتے ہیں۔ یہ اصول مسلمانوں کے سیاسی نظام اور انتظامی تنظیم کی کامیابی کیلئے عالمی طور پر نا صرف اہم ہیں بلکہ قابل اطلاق بھی ہیں۔ چونکہ اسلام جامع ضابطہ حیات ہے لہذا اس میں انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں بشمول انتظامی امور کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اس میں نسل، علاقہ، زبان اور وقت کے امتیاز کے بغیر پوری انسانیت سے خطاب کیا گیا ہے۔ اسلامک ایڈمنسٹریشن کے اصول قرآن و سنت کے [redacted] مطابق اخذ کیے گئے ہیں۔ ان میں سب سے اہم اصول علم و امر بالمعروف و نہی عن المنکر، انصاف، شوریٰ، اخوت، امانت، احتساب وغیرہ ہیں۔ یہ وہ اقدار ہیں جو اسلامی انتظامیہ کو عملی جامہ پہناتی ہیں۔

⇐ طرزِ حکمرانی سے کیا مراد ہے؟

گورننس سے مراد عوامی امور کو چلانا اور عوامی وسائل کا انتظام و انصرام ہے۔ جس میں فیصلوں کو لاگو کیا جاتا ہے یہ معاشرے میں منتخب لوگوں کے مقابلے میں عوام کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے حکومتوں اور گورننگ باڈیز کی ذمہ داری پر تصور کا مرکز ہے

⇐ اچھے طرز حکمرانی کی تعریف:-

اقوام متحدہ نے اچھے طرزِ حکمرانی کی آٹھ خصوصیات بیان کی ہیں۔

1. اتفاق۔
2. شراکت داری
3. جوابدہ۔
4. قانون کی حکمرانی
5. موثر اور اہل
6. شفاف
7. جامع
8. ذمہ داری

⇐ اچھے طرز حکمرانی کے حوالے سے قرآنی احکامات

اچھے طرز حکمرانی کے حوالے سے اسلامی نقطہ نظر معیار پر زور دیتا ہے۔ گڈ گورننس کی بنیادی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

(a) امانت: اختیار انسان پر خدا کی امانت ہے۔ جسے انسان نے پورا کرنا ہے۔

(b) شوریٰ: اچھے طرز حکمرانی کے لیے سنگِ بنیاد

(c) عدل و انصاف

(d) شفافیت

(e) خلافت : بہتر طرزِ حکمرانی میں قیادت کا کردار۔

(f) العدالہ الاجتماعیہ : سماجی انصاف/برابری۔

(g) میرٹ اور دیانتداری

(h) معیار کی ضمانت

(i) حسبہ (احتساب)

(j) قانون کی حکمرانی

(k) موثر اور اہل انتظامیہ

(l) مصلحہ : عوامی فلاح و بہبود

(M) اعلیٰ طرزِ حکمرانی کے لیے جدوجہد

(N) امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔

← (1) امانت

> "بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی بے شک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے"
>
> (الاحزاب :72)

try to add the arabic of quranic ayats....

(٩) امانت کے معنی :-

لفظ امانت "امن" سے نکلا ہے۔ جس کا مطلب "امن و تحفظ کی حالت میں ہونا" ہے۔ اسم شکل میں لفظ "امان" بن جاتا ہے جس کے معانی "امن"، "پناہ" اور "تحفظ" کے ہیں۔ امانت کے لغوی معنی ایفائے عہد، وفاداری، سالمیت، ایمانداری، اعتبار اور اعتماد کے ہیں۔ اس کے بنیادی مصدر سے ہی لفظ "ایمان" ماخوذ ہے۔

(۸) امانت کا تصور :-

امانت کا تصور افراد کو معاشرے کے ساتھ جوڑتا ہے انسانی زندگی کو بامعنی بناتا ہے کیونکہ یہ اسے ایک اخلاقی سماجی ضابطے کی تخلیق کے حوالے سے مکمل ذمہ دار بناتا ہے۔ یہ انسان کو زمین میں خلیفہ خداوندی کی حیثیت سے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا موقع فراہم کرتا ہے امانت کا تصور ایک فرد کا اپنے خاندان، حکومت، ریاست اور بڑے پیمانے پر انسانیت کے ساتھ تعلق کو بیان کرتا ہے

(۲) خلافت

> "جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے۔ ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنا دے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے۔ مستحکم و پائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ فاسق ہیں" (النور : 55)

(۹) خلافت کے معنی :-

خلافت عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب "نیابت" ہے۔ اسلام میں خلافت اس طرزِ حکومت کو کہتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انتقال

کے بعد ان کے جانشینوں (خلفاء) نے قائم کی۔ یہ ان کی نیابت میں اسلامی معاشرے کے نظم و نسق کو چلانے اور ان کی نمائندگی کرنے کا نام ہے۔

632 میں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے رحلت فرما گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسلام کے پہلے خلیفہ بنے۔

(ط). برنارڈ لیوس کے مطابق خلافت ابوبکر صدیق رض:-

"حضرت ابوبکر صدیق رض کو خلیفہ کا خطاب دیا گیا اور ان کا انتخاب خلافت کے عظیم تاریخی تعین اور تقرری کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان کے ووٹرز کو ان کے عہدے کا اور اس خلافت کی اہمیت کا اندازہ نہیں تھا۔ ان کے انتخاب کا مقصد فقط حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث کو برقرار رکھنا تھا۔"

(ی) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت:-

اسلام میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت بہترین مثال ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبلیغ اسلام سے پہلے ہی اپنے معاشرے میں صادق و امین کے طور پر جانا جاتا تھا۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ذمہ [illegible] تمام امانتوں کو پورا کرتے تھے۔

(d) محمد ابن جریر الطبری کے مطابق خلافت:-

اسلام کے مشہور مورخ محمد ابن جریر الطبری نے درج ذیل واقعے سے خلافت کا معنی و مقاصد کو بیان کیا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے پوچھا "میں بادشاہ ہوں یا خلیفہ؟" حضرت سلمان فارسیؓ نے جواب دیا۔ "اگر آپ نے مسلمانوں کی زمینوں پر ایک درہم زیادہ لیا یا ایک درہم کم ٹیکس عائد کیا اور اسے غیر قانونی طریقے سے استعمال کیا تو آپ بادشاہ ہیں، خلیفہ نہیں۔" یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ چیخ اٹھے۔ یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ خلیفہ عمر رضی اللہ عنہ جو امانت، عدل و انصاف میں مشہور تھے فقط عوامی خزانے سے ایک درہم کے غلط استعمال کا تذکرہ سن کر آبدیدہ ہوگئے۔"

(3) شوریٰ

وامرھم شوری بینھم (الشوریٰ)

ترجمہ:- "اور اُن کا نظام باہمی مشورے پر مبنی ہے"

قرآن مجید گورننس کے مسائل کے حل کے لیے ریاست اور معاشرے کے اراکین کو شوریٰ یا باہمی مشاورت پر زور دیتا ہے یہ حکم نجی اور عوامی دونوں حدود کا تعین و احاطہ کرتا ہے جس میں کارِ سرکار اور حکومتی معاملات بھی شامل ہیں۔ مشاورت میں خواتین کی شرکت بھی ہونی چاہیے۔ غیر مسلم جو اسلامی ریاست کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں وہ بھی فیصلہ سازی کے عمل میں شراکت دار ہوتے ہیں۔

(۴)

عدل و انصاف

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔ (النحل)

ترجمہ:- اللہ تم کو انصاف و احسان کرنے کا حکم دیتا ہے

اسلامی نقطہ نظر سے ہر چیز کو اپنی مناسب جگہ پر رکھنے کا نام عدل ہے۔ عدل کا تصور انسانوں کے آپس میں حقوق و فرائض کا تعین کرتا ہے۔ قرآن مجید انصاف کو ایک عظیم نیکی تصور کرتا ہے۔

5

سماجی انصاف :-

الخلق عیال اللہ

مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔

اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ اللہ کی نظر میں تمام لوگ برابر ہیں۔ اگرچہ وہ صلاحیتوں، پیشوں، دولت وغیرہ کے لحاظ سے مختلف کیوں نہ ہوں۔ یہ تمام امتیازات کوئی معنی نہیں رکھتے سوائے تقوی کے۔ نسل، رنگ یا سماجی حیثیت میں امتیاز دکھانا غلطی ہے یہ خدا کی نظر میں انسان کے اصل مقام کو متعین نہیں کرتا۔

6

میرٹ اور دیانت داری

> "جب معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کر دیے جائیں، تو قیامت کا انتظار کرو"

(صحیح بخاری، حدیث نمبر: 6496)

انتظامی اہلکار دیانتداری، میرٹ کی پاسداری اور قانون کی حکمرانی کو اپنے لیے نصب العین سمجھتے ہیں۔ خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پہلی تقریر گڈ گورننس کی بنیادی خصوصیات کو بیان کرتی ہے۔

"مجھے آپ لوگوں پر اختیارات دیئے گئے ہیں اگرچہ میں آپ میں سے بہترین نہیں ہوں۔ اگر میں صحیح کرو تو میری مدد کرو اور اگر میں خطا کروں تو میری تصحیح کرو۔ وفاداری رہنما کو سچ بتاتی ہے۔ اور بے وفائی سچ کو چھپاتی ہے۔ میری نظر میں آپ میں سے کمزور اس وقت تک طاقتور نہیں ہوگا۔ جب تک میں اس کا حقوق کی خدا کی مشیئت سے حفاظت نہ کروں۔ آپ میں سے طاقت ور اس وقت تک کمزور نہیں ہوگا۔ جب تک میں اس سے حق نہ لے لوں۔ اگر خدا کا بتائے ہوئے راستے پر نہیں چلے تو وہ انہیں رسوا کر دے گا۔ میری پیروی کرو اس وقت تک جب تک میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کروں اور اگر میں ان کی نافرمانی کروں تو تم بھی میری نافرمانی کا حق رکھتے ہو۔"

(٦)

حسبہ

"ینبا الانسان یومئذ بما قدم واخر
بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ." (القیامہ)

ترجمہ:-

"اس دن انسان کو بتایا جائے گا کہ اس نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا بلکہ انسان اپنے آپ کو اچھی طرح جانتا ہے"

احتساب اسلامک پبلک ایڈمنسٹریشن میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام میں احتساب کے دو پہلو ہیں۔ پہلا یہ کہ سرکاری ملازمین اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہیں اور دوسرا یہ کہ وہ عوام کے سامنے بھی جواب دہ ہیں۔ لہٰذا احتساب کا یہ نظریہ سرکاری ملازمین کے اوپر ایک اخلاقی اور نفسیاتی اثر رکھتا ہے

do not use one word headings and they should be elaborate and self explanatory.

(8) شفافیت

یاایھا الذین امنو اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ ولیکتب بینکم کاتب بالعدل۔

ترجمہ:- اے ایمان والو! جب تم کوئی باہم معاہدہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور کاتب کو چاہیے کہ اسے انصاف اور عدل کے ساتھ لکھے۔

ڈاکٹر محمد البراء شفافیت پر اس طرح تبصرہ کرتے ہیں کہ یہ آیت بیان کرتی ہے کہ نااتفاقی سے بچنے کے لیے ہر معاہدے کو تحریر کرنا چاہیے۔ شفافیت کے تصور کو استعمال کرتے ہوئے حکومت کو اپنی حکمت عملی، افعال، معاشرے کے لیے خدمات، وسائل کا استعمال اور [redacted] ماحول کی حفاظت کے حوالے سے کیے گئے اقدامات کو افشاء کرنا چاہیے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر (9)

بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اسلامی حکومت کی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے۔

> "یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔"
>
> (الحج)

قانون کی حکمرانی (10)

ایک اسلامی ریاست میں تمام شہریوں پر ایک ہی طرح کا قانون کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں کوئی مراعات یافتہ طبقہ نہیں ہوتا۔ قانون تمام شہریوں کو یکساں طور پر تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ قرآن حکیم کا یہ اٹل اصول ہے کہ ہر شخص کے ساتھ عدل و انصاف کیا جائے گا۔

اعلیٰ طرزِ حکمرانی کے لیے جدوجہد (11)

حکمران اور عوامی عہدیداران کو پوری کوشش اور محنت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دینے چاہئیں۔ یہ اصول اختیار بطور امانتِ خداوندی کے تصور سے ماخوذ ہے۔ جس کے لیے

اللہ تعالیٰ اور عوام کے سامنے جوابدہ ہوتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

> "ایک امیر (حکمران) جو کسی عہدے کو قبول کرتا ہے۔ مگر اخلاص کے ساتھ کوشش نہیں کرتا وہ ہرگز دوسرے مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

(12) معیار کی ضمانت

> "اور جب (کوئی چیز) ماپ کر دینے لگو تو پیمانہ پورا بھرا کرو۔ اور (جب تول کر دو) ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ بہت اچھی بات اور انجام کے لحاظ سے بھی بہت بہتر ہے۔" (بنی اسرائیل)

عوامی لین دین اور کاروبار جب ایمانداری اور انصاف کے ساتھ معاشرے میں ہوتے ہیں تو معاشرے میں اعتماد کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

(13) عوامی فلاح و بہبود

عوامی فلاح و بہبود غالباً گڈ گورننس کا اہم ترین حصہ ہے۔ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ انصاف اور مساوات کو یقینی بنائے۔ اس میں زکوٰۃ کا اہم کردار ہے جس میں پیسہ مستحق لوگوں کی طرف گردش کرتا ہے۔ تعلیم و صحت و تعمیرات

relate your headings and arguments to the qs statement.

عامہ اور وہ تمام اقدامات کرنے چاہئیں۔ جس سے لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا ہوں اور وہ سرکاری وسائل سے بہرہ مند ہو سکیں۔

14) موثر اور اہل انتظامیہ

اسلامک پبلک ایڈمنسٹریشن کو فیصلے بروقت کرنے چاہئیں اور ان پر عملدرآمد کو یقینی بنانا چاہئے۔ یہ ضروری ہے کہ سرخ فیتے اور پیچیدہ مراحل سے گریز کرنا چاہئے۔ کیونکہ غیر ضروری تاخیر انتظامیہ کو نہ صرف غیر موثر کر دیتے ہیں۔ بلکہ انصاف کی فراہمی میں تاخیر کا باعث بنتے ہیں

15) حاصلِ کلام :-

اسلامی شریعت کی روح جدید انتظامی نظام دو اصولوں کی روشنی میں کام کرتا ہے۔ شریعت کے طے کردہ اصولوں کے مطابق تاکہ مادی ترقی کے ساتھ روحانی پاکیزگی بھی حاصل ہو۔ دوسرا اجتہاد عصر حاضر کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا موثر ذریعہ ہے۔ اسلام کے مطابق تمام احکامات جو کہ ایک اچھے طرز حکمرانی کے لیے بیان کیے گئے ہیں۔ ان پر عمل پیرا ہو کے ایک امن و سکون اور انصاف پر مبنی معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔

10